العظمة لله

MSO

مُسلِم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن

کیا ہے؟
اور کیا چاہتی ہے؟

مُسلِم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کیا ہے؟
اور کیا چاہتی ہے۔۔۔۔؟

"مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان" وطن عزیز پاکستان کے دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ کی نمائندہ آزاد اور خودمختار تنظیم ہے جو واضح نصب العین "غلبۂ اسلام واستحکام پاکستان" کے ساتھ مربوط ومنظم انداز میں نظریاتی جدوجہد کو جاری رکھے ہوئے ہے، ایم ایس او پاکستان تعلیم اور تعلیمی ماحول میں رہتے ہوئے ملاں اور مسٹر کی تفریق کے بغیر طلبہ کی نظریہ پاکستان کی روشنی میں فکری اور نظریاتی تربیت پر یقین رکھتی ہے۔

بلاشبہ تحریک پاکستان کا مقصد ایک اسلامی اور فلاحی ریاست کا قیام تھا، جس کی وضاحت بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے 13 جنوری 1946ء کو اسلامیہ کالج پشاور کے سبزہ زار پر بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں کی تھی کہ "الگ وطن کا مطالبہ محض زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا گیا بلکہ ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا مقصود ہے جہاں پر ہم اسلام کے صحیح اصولوں کو اپنا سکیں۔" اسی جذبہ کے تحت مسلمانوں نے نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔لا الہ الا اللہ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سات دہائیوں مکمل ہونے کے بعد بھی قائد کا پاکستان اپنے مقصد تاسیس سے محروم ہے، جب کہ سامراجی قوتوں نے روزِ اول سے ہی تعلیمی اداروں اور طلبہ کو اپنا ہدف اول بنایا ہوا ہے، لادینیت اور مشرقی اور اسلامی اقدار سے بیزاری کی مسموم فضاء کے قیام کے لیے مختلف رسومات اور نظریات کو فروغ دیا جارہا ہے ، دوسری جانب گروہی، لسانی، مذہبی اور سیاسی تفریق اور عدم برداشت نے تعلیمی اداروں کے تعلیمی ماحول کو پرتشدد بنارکھا ہے، اسی طرح ملاں اور مسٹر کی طبقاتی تفریق نے ہمارے نوجوانوں کو دو انتہاؤں پر لا کھڑا کیا ہوا ہے۔ یہی وہ عوامل تھے جن کو مدنظر رکھتے ہوئے 11 جنوری 2001 کو دینی وعصری تعلیم یافتہ، باشعور، متدیّن اور پرعزم نظریاتی طلبہ قیادت نے دوقومی نظریہ اور فرمان قائد کو سامنے رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام اور

استحکام پاکستان کا عزم لیئے ''مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان'' کی بنیاد رکھی۔

ایم ایس او پاکستان کی محنت کا میدان دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ " جو عملی طور پر دو انتہاؤں پر یعنی خالصتاً دینی اور خالصتاً دنیوی ماحول میں مصروف محنت ہیں" کو قریب لا کر ان کی نظریاتی تربیت کرنا، شعائر اسلام اور اسلام کے تحفظ کا جذبہ بیدار کرنا، مشرقی و اسلامی اقدار کو فروغ دینا، نظریہ پاکستان کی روشنی میں استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد کرنا اور یکساں نظام، طلبہ کے حقوق اور تعلیمی اداروں کے تعلیمی اور اسلامی ماحول کی بقاء کے لیے نظریاتی محنت اور ذہن سازی کرنا ہے۔ ایم ایس او پاکستان کے نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ، اسلام پسند اور مشرقی اقدار کے امین قائدین اور کارکنوں نے وطن عزیز پاکستان کو ایک مستحکم اور ترقی یافتہ اسلامی فلاحی مملکت بنانے، تعلیمی شعور کی بیداری و آ گہی، درسگاہ واستاد کے تقدس اور طلبہ کے حقوق کے تحفظ اور لسانی وعلاقائی، گروہی اور مسلکی تفریق سے بالاتر ہو کر یکساں نظام تعلیم کے لیے جدوجہد کے حوالے سے دینی وعصری تعلمی اداروں میں نظریاتی محنت کو شروع کیا، تب سے اب تک مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے علاقائی اور بین الاقوامی تبدیلیوں اور درپیش مسائل سے باخبر رہتے ہوئے بحیثیت طلبہ تنظیم اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے جب کہ تعلیم کے فروغ، جذبہ حب الوطنی کی بیداری، نظریہ پاکستان کے تحفظ، قیام امن اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مؤثر صدائے احتجاج بلند کرنے کی وجہ سے وطن عزیز پاکستان اور بین الاقوامی مقتدر مذہبی، سیاسی، سماجی اور علمی شخصیات، استاد جامعہ اسلامیہ العالمیہ اسلام آباد و رئیس ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ شیخ علی محمد علی الباروم، شہید ناموس رسالت امیر جمعیت علمائے اسلام (س) مولانا سمیع الحق شہیدؒ، مفکر اسلام شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، سابق DG.ISI جنرل (ر) حمید گلؒ، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی سردار محمد یوسف، جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام مولانا عبدالغفور حیدری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، معروف صحافی خورشید ندیم، ترجمان وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا عبدالقدوس محمدی، مرکزی راہنما جماعت اسلامی پاکستان میاں محمد اسلم، راہنما جمعیت علماء اسلام حافظ حسین احمد، سربراہ پاکستان عربیک

لینگو یج بورڈ فضیلۃ الشیخ ولی خان المظفر ،معروف صحافی وتجزیہ نگار مجیب الرحمان شامی ،معروف صحافی وتجزیہ نگار اوریا مقبول جان اور دیگر کا اعتماد حاصل کر چکی ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ایک عظیم وعالی نصب العین "غلبہ اسلام و استحکام پاکستان کے لیے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود لگ بھگ دو دہائیوں سے اپنی نظریاتی جدوجہد کو جاری رکھے ہوئے ہے،انتہائی قلیل عرصہ میں دینی وعصری تعلیمی اداروں میں اپنا غیر معمولی وجود منوا چکی ہے، یہ وہ واحد پلیٹ فارم ہے جہاں ملاں اور مسٹر کی ایک جیسی گفتار ہے،طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے کے حوالے سے جدوجہد ہو یا ایجوکیشن ریفارمز کے حوالے سے مؤثر فورمز پر بھرپور آواز اٹھانا ، مدارس عربیہ کی اسناد اور طلبہ کے حقوق کی بات ہو یا یا آغا خان تعلیمی بورڈ کے ہاتھوں تعلیمی اداروں کی نجکاری کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا، بلاتفریق طبقات ومسالک دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہو، ملاں اور مسٹر کی تفریق کو مٹانا ہو یا طلبہ کو درپیش تعلیم وسماجی کا موثر حل فراہم کرنا ہو، تعلیمی اداروں کے تقدس کی بات ہو یا ملکی و بین الاقوامی مسائل کے تدارک کے لیے قومی منظرنامے میں فعال کردار ادا کرنا ہو، ملک و اسلام دشمن سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے شعور و آگہی مہیا کرنا ہو یا ختم نبوت ،سوشل میڈیا پر مقدس شخصیات کی توہین کا معاملہ، اہل کشمیر، اہل شام، اہل فلسطین اور برما کے مظلوموں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنا ہو مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان صف اول میں کھڑی نظر آئی ہے، مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے اپنے کردار اور افکار سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ وطن عزیز کے پرعزم، باہمت اور صالح نوجوانون کا عظیم قافلہ ہے جو الحاد وظلمت کے اندھیروں میں علمی فکری ونظریاتی چراغ روشن کئے ہوئے غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کی جدوجہد میں مصروف ہے، بلاشبہ ایم ایس او پاکستان ہر اس سازش کے سامنے سد سکندری بنی ہے جس سے ملکی وحدت اور سلامتی پر زد پڑتی ہو۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان آئین ، دستور اور شورائیت پر کامل یقین رکھتی ہے، اس میں دو رائے نہیں کہ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان مثالی نظم اور جمہوری مزاج کی وجہ سے نیک شہرت کی حامل طلبہ تنظیم ہے، تنظیمی ڈھانچے میں احتساب اور شورائیت کے فروغ کے لیے صوبائی تربیتی کنونشنز اور

مرکزی کنونشن کا انعقاد کیا جاتا ہے، جن میں کارکردگی اور اہلیت کی بنیاد پر ذمہ داروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جب کہ مرکز سے یونٹ سطح کی ہر قیادت کارکن کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے، احتساب کا یہ عمل یکساں طور پر ایم ایس او پاکستان کا حسن ہے، اسی طرح فکری، نظریاتی، اصلاحی اور عملی تربیت کے لیے علاقائی، صوبائی اور مرکزی سطح پر اجتماعات اور کنونشنز کا انعقاد مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے نظم کا جزو لاینفک ہے۔ اسی طرح مختلف اسلامی، تاریخ اور ملکی ایام پر پروگرامز، سیمینارز، کنونشنز اور ریلیاں ایم ایس او پاکستان کی پہچان بن چکی ہیں۔ بلاشبہ MSO پاکستان نے اپنے قیام کے اول روز سے نسل نو کی تنظیم، تعلیم وتربیت کے لیے کام کیا ہے اور کوئی بھی موقع ضائع کیے بغیر نوجوانوں کی بروقت راہنمائی کو اپنا فریضہ گردانا ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی ہمہ جہت جدوجہد کے چند عنوان نمایاں ہیں۔

نظریہ پاکستان، اسلامی اور مشرقی روایات کے تحفظ کی جدوجہد

بانیان پاکستان نے وطن عزیز پاکستان کے قیام کے وقت نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ۔ یعنی ایک ایسی مملکت کا قیام جہاں مسلمان اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت، خاتم الانبیاء ﷺ کی اتباع، خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ جیسا طرز زندگی یعنی سچائی، بہادری، سادگی، خوداعتمادی، عاجزی وانکساری، عبادت گزاری، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھتے ہوئے یہاں کے باشندے امن سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں، جہاں اقلیتوں کو بنیادی انسانی حقوق حاصل ہوں، اسلامی ومشرقی روایات اور اقدار کا تحفظ ہو اور پاکستان کا وجود پورے عالم اسلام کے لیے اتحاد و یگانگت کا محور ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے بعد علماء کرام اور اسلامیان پاکستان کی جدوجہد کی بدولت 1949ء میں قرارداد مقاصد کی صورت میں مملکت خداداد میں قرآن وسنت کی بالادستی تسلیم تو کرلی گئی لیکن عملی طور پر ہمارا نظم اجتماعی اسلامی فلاحی ریاست کی صورت اختیار نہیں کر سکا ہے، جس کا سب سے

بڑا سبب اسلام بیزار قوتوں اور طاقت ور بین الاقوامی لابیوں کا پاکستان میں مختلف ذرائع سے اپنا اثر ورسوخ بڑھا کر رکاوٹیں کھڑی کرنا ہے، جب کہ پاکستان کا نظریاتی نوجوان علامہ محمد اقبالؒ کے تصور اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے پاکستان کے استحکام اور پائیداری کے لیے جدوجہد کرنا چاہتا ہے، ایسے ہی نوجوانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے اپنا نصب العین "غلبہ اسلام و استحکام پاکستان" کو بناتے ہوئے دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو درحقیقت حضرت شیخ الہند محمود حسنؒ کی خوابوں کی تعبیر ہے۔

ناموس رسالت وصحابہ کرامؓ کے تحفظ کی جدوجہد

پیغمبر اسلام، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ناموس اور حرمت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو لاینفک ہے، اس میں ذرہ برابر تزلزل اور خامی ایمان سے محرومی کا سبب ہے۔ امت مسلمہ کے نوجوانوں کے لیے سیرت خاتم الانبیا ﷺ اور صحابہ کرام کی زندگیاں مشعل راہ ہیں، انہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے سیرت مطہرہ اور حیات صحابہ کرام کی روشنی میں شخصیت وکردار سازی کی جدوجہد کر رہی ہے، تاکہ ہمارے نوجوان کا آئیڈیل اسلام کی عظیم شخصیات ہوں جن کا کردار شفاف، معطر اور قابل تقلید ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے روز اول سے پیغمبر اسلام ﷺ، اصحاب امام الانبیاء رضی اللہ عنہ، اہلبیت اطہار رضی اللہ عنھم اور مقدس شخصیات کی توہین چاہے وہ تحریر وتقریر کی صورت میں ہو یا سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم سے، ہر صورت میں اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور قانونی اور آئینی راستہ اپناتے ہوئے ارباب اختیار تک صدائے احتجاج کو پہنچایا ہے۔

ایجوکیشن ریفارمز اور طلبہ کے تحفظ کی جدوجہد

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان روز اول سے طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہے، ایم ایس او پاکستان اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ایجوکیشن ریفارمز کے ذریعے ہی تعلیم کی گرتی ہوئی ساخت کو بچایا جا سکتا ہے۔ جب کہ ایم ایس او پاکستان نے انگریزی سامراج کے پیدا کردہ ملاں اور مسٹر کی طبقاتی تفریق کا عملاً خاتمہ کر کے ایک ایسا پلیٹ فارم تشکیل دینے میں کامیابی حاصل کی ہے جہاں دینی و عصری تعلیمی اداروں کے طلبہ یکساں طور پر اسلامی و دینی تعلیمات و روایات کے فروغ اور استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ نظریہ پاکستان، جذبہ حب الوطنی، متوازن طرزِ حیات، اسلامی اقدار و مشرقی روایات سے مزین ایک قومی طرزِ فکر کا حامل کردار ساز نصاب تعلیم تشکیل دیا جائے کیونکہ طبقاتی نظام تعلیم معاشرے میں عدم توازن اور طبقاتی تفریق کو جنم دیتا ہے اور اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ یہ نو آبادیاتی عہد (انگریز دور) کا تشکیل شدہ طبقاتی اور سیکولر نظام تعلیمی ہے جو دورِ غلامی کی یادگار ہے۔ اس نظام تعلیم سے دو قسم کے افراد تیار ہو رہے ہیں، دولت مندوں کے بچوں سے افسر شاہی اور غریبوں کے بچے کلرک تیار کئے جاتے ہیں، اس کا ثمرہ تعلیم برائے ملازمت کی صورت میں نمایاں ہے جب کہ تعلیم برائے تحقیق ابھی ہمارے معاشرے سے عنقاء ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے وطن عزیز کے ہر مؤقر فورم پر طلبہ کے حقوق کی بات کی ہے، گزشتہ تین دہائیوں سے طلبہ یونینز پر پابندیوں کے خاتمہ کے لیے مؤثر انداز میں صدائے احتجاج بلند کی ہے، جب کہ تعلیمی اداروں میں اسلحہ کلچر اور گروہی، لسانی، صوبائی اور مسلکی تقسیم اور تصادم کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کی ہے۔

اسلامی دنیا کو درپیش مسائل اور ایم ایس او پاکستان کا کردار

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ہمیشہ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی آواز بنی ہے،

برما کے مظلوم ہوں یا شام کے تڑپتے معصوم بچے، فلسطین کے نوجوان لاشے ہوں یا کشمیر کی بہن، ہر ایک سے اظہار یکجہتی کے لیے ایم ایس او پاکستان نے بھرپور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

اس حوالے سے سیمینارز، فورمز اور احتجاجی ریلیوں کے ذریعے مسلم حکمرانوں کو ان مسائل کے مؤثر اور پائیدار حل کے لیے کردار ادا کرنے اور بین الاقوامی برادری کو مسلم دنیا کے مسائل اور ان کے حل کی طرف متوجہ کیا ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی جدوجہد کے دو اہم نکات ہیں، اول یہ کہ ایم ایس او پاکستان نے ہمیشہ اسلامی روایات اور مشرقی اقدار کے تحفظ اور فروغ کے لیے مؤثر آواز اٹھائی ہے، بلاشبہ خاتم الانبیا ﷺ کی بعثت کے بعد امت محمدیہ کے ہر فرد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت اور صیانتِ دین کی ذمہ داری کو بھرپور انداز میں ادا کرے، اس حوالے سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ذہن سازی اور مذہبی اقدار کی جانب رغبت، اہمیت اور ضرورت کو جاگر کیا جانا انتہائی ضروری ہے تا کہ ہر ایک مسلمان کو نظریاتی پختگی حاصل ہو یعنی وہ نظریاتی طور پر کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور عملاً بھی مسلمان ہو یعنی اس کے قول و عمل، گفتار و کردار میں سو فیصد اسلام اور ایمان کی خوشبو مہکتی ہو اور وہ اپنے اعلیٰ ترین کردار و سیرت کی بنیاد پر انسانیت کو اپنا جیسے بن جانے کی دعوت دے سکے۔

دوم یہ کہ مملکت خداداد پاکستان ایک عظیم نعمت خداوند تعالیٰ ہے، جو ریاست مدینہ کے بعد پہلی نظریاتی ریاست ہے، اس کے قیام کی طرح استحکام بھی ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے، وطن عزیز پاکستان کے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے جب کہ طلبہ کرام ملک کا قیمتی اور لازوال اثاثہ ہیں، جن کی کردار سازی اور نظریاتی آبیاری کے لیے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان مصروف عمل ہیں تا کہ جب یہ نوجوان عملی زندگی میں صاحبِ منصب و اختیار ہوں تو ایمان، تقویٰ، دیانت اور امانت داری کے اوصاف سے متصف ہو کر اپنے فرائض منصبی کو ادا کر کے اسلامی وفلاحی معاشرہ کے قیام میں بنیادی اکائی ثابت ہوں۔

آیئے۔۔۔! اس عظیم مشن و کاز میں ہمارے دست و باز بن کر وطن عزیز کو اسلامی وفلاحی ریاست کے طور پر مستحکم اور عظیم تر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔